سوال

(375)عدالت کا یک طرفہ کاروائی کر کے عورت کے حق میں فیصلہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احمد پور شرقیہ سے زوالفقار سوال کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت کا کسی شخص سے نکاح ہوا کچھ مدت کے بعد عورت کو پتہ چلا کہ اس کا خاوند ناکارہ جوئے باز اور فحش کار ہے اور بیوی کے جملہ حقوق پورے کرنے سے بھی قاصر ہے۔ عورت نے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے غیر شرعی دھندا شروع کردیا۔ جس کی بنا پر بیوی اور خاوند کا ہمیشہ جھگڑا رہنے لگا نوبت باین جارسید کہ ایک دن مذکورہ خاوند نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اپنے گھر سے نکال دیا چنانچہ وہ اپنے والدین کے ہاں چلی گئی اور والدین نے صلح کی کوشش کی لیکن ناکام رہے بالآخر اس کی بیوی نے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے عدالتی چارہ جوئی کی عدالت نے یکطرفہ کاروائی کرتے ہوئے عورت کے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ دے دیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عدالتی تنسیخ نکاح کے بعد آگے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ آئمہ کرام کا اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عدالت کا فیصلہ نافذ العمل ہے۔ جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں کہ عدالت مصالحت تو کرا سکتی ہے لیکن طلاق چونکہ خاوند کا حق ہے۔ اس لئے عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ان کے مابین تنسیخ نکاح کا فیصلہ کرے ہماری ناقص رائے کے مطابق پہلے حضرات کا موقف صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ شریعت نے خاوند کو عورت کے متعلق معاشرت بالمعروف کا پابند کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم ان سے دستور کے مطابق زندگی بسر کرو۔ ''(4/النساء:19)

اخراجات کی ادائیگی اور دیگر حقوق کی بجا آوری بھی خاوند کے ذمہ ہے۔ جو صورت مسئولہ میں وہ پوری نہیں کر رہا اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو تکلیف دینے کی غرض سے گھروں میں روکے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''تم انہیں تکلیف دینے کے لئے مت روکو کہ تم زیادتی کا ارتکاب کرو۔ ''(2/البقرہ:231)

ان حالات کے پیش نظر عورت اگر مجبور ہو کر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔ تو یہ اس کا حق ہے خاوند کو چاہیے تھا کہ وہ عدالت میں حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کرتا تاکہ عدالت کو یکطرفہ کاروائی کرنے کا موقع نہ ملتا اب دو ہی صورتیں ہیں:

1۔اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کو صحیح سمجھتے ہوئے وہ عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔

2۔وہ اپنی بیوی کو اپنے گھر بسانا نہیں چاہتا۔

دونوں صورتوں میں عدالت کا فیصلہ صحیح اورنافذ العمل ہے۔ عدت گزارنے کے بعد عورت کسی بھی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے۔ یہ اس کا حق ہے۔جیسے شریعت کسی بھی صورت میں پامال نہیں کرنا چاہتی۔ مسئلہ کی وضاحت کے ساتھ ہم اس تلخ حقیقت کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔کہ بد قسمتی سے ہمارا شریعت سے تعلق صرف ذاتی مفادات کی حد تک ہے۔چنانچہ صورت مسئولہ میں مذکورہ عورت نے اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جو طریقہ کار اپنایا وہ انتہائی قابل نفریں اور باعث لعنت ہے۔ایک غیرت مند آدمی اس بے حیائی کو اپنے گھر کب گوارا کرسکتا ہے۔ ہمارے نزدیک خاوند کا زدو کوب کرنے کے بعد اسے گھر سے نکال دینے کا یہ اقدام اس کی غیرت کا تقاضا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ پر دیوث ہونے کا دھبہ نہیں لگنے دیا جب سر پر مصیبت پڑی ہے تو شریعت کی طرف توجہ کی گئی ہے حق تو یہ تھا کہ جب خاوند اخراجات پورے نہیں کرتا تھا تو اسی وقت شریعت کی طرف رجوع کیا جاتا یا عدالتی چارہ جوئی کے ذریعے اپنا حق لیا جاتا لیکن شریعت کو نظر انداز کرکے بدکاری اور بے حیائی کا راستہ اختیار کیا گیا اس طرح حالات مزید خراب ہوگئے۔اب اس عورت کو سوچنا چاہیے کہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت کہیں اس پر تو نہیں چسپاں ہورہی :'' بدکار عورتیں بدکار مردوں کے لئے اور فحش کار مرد فحش کار عورتوں کے لئے ہیں۔''(24/النور:26)

عورت کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور آئندہ ایسا اقدام نہ کرنے کا عزم کرے۔جس سے اسکی عزت وناموس مجروح ہوتی ہوتا کہ وہ کسی شریف آدمی کے لئے مزید خرابی اور رسوائی کا باعث نہ ہو مختصر یہ ہے کہ عدالتی فیصلہ کے بعد وہ عدت گزارنے کی پابند ہے اس کے بعد وہ نکاح ثانی میں آزاد ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:386